علامہ ابنِ قیمؒ

جناب پروفیسر طیب شاہین لودھی

(۴)

مدارج السالکین جیسا کہ پچھلے صفحات میں گذر چکا ہے کہ یہ کتاب شیخ الاسلام ابو اسماعیل ہروی رحمۃ اللہ علیہ کی مشہور کتاب " منازل السائرین " کی مفصل شرح ہے۔ اس کتاب میں علامہ موصوف نے تصوف پر بھرپور تنقید کی ہے اور احسان و تزکیہ کے بارے میں سلفی نقطۂ نظر کو واضح کر کے پیش کیا ہے یہ کتاب مصر میں مطبع المنار سے کئی بار شائع ہو چکی ہے۔ اس کے بعد علامہ حامد الفقی کی تحقیق و تعلیق اور مزید چار قلمی نسخوں سے تقابل کے بعد شاہ سعودؒ کے خرچ پر شائع ہوئی۔ " دار الکتاب العربی " نے دوبارہ اسی کا فوٹو عکس بیروت سے شائع کیا ہے۔

الطُرق الحُکمیۃ فی السیاسۃ الشرعیّۃ یہ علامہ ابن قیمؒ کی بلند پایہ کتاب ہے۔ اس موضوع پر ابن قیمؒ سے پہلے بھی بہت سے اہل علم لکھ چکے ہیں۔ انہوں نے بادشاہوں کے لیے جہانبانی کے اصول متعین کیے ہیں۔ ابن المقفّع (متوفی ۱۳۲ھ) کی " رسائل الصحابۃ " جاحظ (متوفی ۲۵۵ھ) کی " کتاب التاج " ابن قُتیبہ دِینوری (متوفی ۲۷۶ھ) کی کتاب " اخبار العیون " میں سے " کتاب السلطان " ابن عبد ربّہ (۳۲۸ھ) کی مشہور کتاب " العِقد الفرید " میں سے " کتابُ اللُّؤلؤ فی السلطان " اور امام ابو حامد الغزالیؒ (متوفی ۵۰۵ھ) کی کتاب " نصیحۃُ الملوک " بہت مشہور ہیں۔ نصیحۃُ الملوک کا انگریزی ترجمہ (F. R. C. BAGLEY) نے کیا ہے اور اسے آکسفورڈ یونیورسٹی پریس نے شائع کیا ہے۔ جناب بگلے نے مستشرقین کی عادت کے مطابق " نصیحۃ الملوک " کے

مشمولات کے ڈانڈے قدیم ایرانی نظریات اور ساسانیوں سے ملانے کی کوشش کی ہے۔ امام غزالیؒ نے "احیاءُ علوم الدّین" کے ابواب اصولِ احتساب کے لیے مختص کیے ہیں۔ ابوالحسن علی بن محمد الماوردی الشافعی (متوفی ۴۵۰ھ) اور قاضی ابویعلیٰ (متوفی ۴۵۸ھ) نے "الاحکام السلطانیہ" کے نام سے دو کتابیں لکھیں۔ اس موضوع پر امام ابن تیمیہؒ نے بھی "السیاسۃ الشرعیۃ" اور "الحسبۃ" کے نام سے دو کتابیں سپردِ قلم کی ہیں۔ قاضی ابویعلیٰ اور علامہ ماوردیؒ دونوں ہم عصر تھے۔ دونوں کتابیں نہایت بلند پایہ کتابیں ہیں۔ علامہ ماوردی کی کتاب غالباً متقدم ہے۔ قاضی ابویعلیٰ نے ترتیب کے لحاظ سے ماوردی کی پیروی کی ہے۔ حنبلی فقہ کے مطابق اس میں بعض اضافے اور توضیحات ہیں۔ جن سے اس کی افادیت بڑھ گئی ہے۔ ان کتابوں میں زیادہ تر ان قوانین پر بحث کی گئی ہے جن کو جدید قانونی اصطلاح کے مطابق دستوری حقوق، حقوقِ عامہ اور قوانینِ عامہ کے نام سے موسوم کیا جاتا ہے۔

الطرق الحکمیۃ کا موضوع زیادہ تر عدالتوں کے طریقۂ تفتیش۔ قوانینِ شہادت اور شعبۂ احتساب سے تعلق رکھتا ہے۔ بہت سی ایسی چیزیں اس کتاب میں یکجا کر دی گئی ہیں جو کسی اور کتاب میں یکجا نہیں ملیں گی۔ مثلاً مسلمان ججوں کی فراست کے واقعات جنہیں پڑھ کر ایک آدمی دنگ رہ جاتا ہے۔ یہ کتاب علامہ حامد الفقی کی تحقیق کے ساتھ سعودی حکومت کے خرچ پر شائع ہوئی ہے۔

زاد المعاد فی ھدی خیر العباد | "زاد المعاد" سیرتِ نبویؐ پر ایک بہترین کتاب ہے۔ قرنِ اوّل ہی میں اہلِ قلم نے سیرتِ طیبہؐ کے موضوع پر لکھنا شروع کر دیا تھا۔ حدیث کی تدوین بھی اگرچہ بنیادی طور پر سیرت ہی کا کام ہے، لیکن ابتدا ہی سے احادیث کی ترتیب فقہی عنوانات کے مطابق رکھی گئی اور ان کا مقصد تشریع اور قانون رہا ہے۔ اور اسی لیے محدثین نے زیادہ تر اسی نقطۂ نظر سے حدیث کو مدوّن کیا ہے۔ بایں ہمہ محدثین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی شمائلِ طیبہ پر مستقل ابواب مختص کیے ہیں۔ اس کے علاوہ بہت سے لوگوں نے اپنی اپنی نہج پر سیرت اور مغازی کو مدوّن کیا ہے۔ محمد بن اسحاقؒ (متوفی ۱۵۱ھ) پہلے شخص ہیں جنہوں نے سیرتِ طیبہؐ کو مستقل طور پر مدوّن کیا۔ پھر ان کے شاگرد ابنِ ہشام (متوفی ۲۱۳ھ) نے اس کو کتابی شکل میں محفوظ کیا۔ اس کے بعد سیرت نویسی ایک مستقل فن کے طور پر مروّج ہوئی۔ نیز ہدیۂ عقیدت کے طور پر بھی بہت کچھ لکھا

گیا اور یہ سلسلہ اب تک جاری ہے۔

امام ابن قیمؒ سے پہلے اگرچہ بہت سی کتابیں سیرتِ طیبہ پر لکھی جا چکی تھیں مگر "زاد المعاد" ایک انوکھی ترتیب کی حامل ہے۔ ابن قیمؒ نے جہاں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی حیاتِ طیبہ اور آپ کی شمائل و عاداتِ مقدسہ پر مشتمل روایات کو ترتیب زمانی کے مطابق اپنے تبصرے اور نقد و جرح کے ساتھ جمع کیا ہے، وہاں ان روایات سے فقہی استنباط کر کے آپؐ کے اتباع کی طرف رغبت دلائی ہے۔ غالباً یہی وجہ ہے کہ زاد المعاد میں تقریباً تمام تر قابلِ اعتماد اور مستند روایات کو سامنے رکھا گیا ہے۔ زاد المعاد بیک وقت سیرتِ طیبہ اور فقہ و حدیث کی کتاب ہے۔ بعد میں لکھی جانے والی سیرت کی کتابوں کے لیے ایک مستند ماخذ قرار پائی ہے۔ زاد المعاد ۱۲۹۸ھ میں کانپور سے شائع ہوئی۔ ۱۳۲۴ھ ۱۳۴۷ھ اور ۱۳۶۹ھ میں مصر میں شائع ہوئی۔ ابھی حال ہی میں اسی کا فوٹو عکس بیروت سے شائع ہوا ہے۔ ۱۹۶۲ء میں اس کا اردو ترجمہ جو رئیس احمد جعفری ندوی مرحوم کا کیا ہوا ہے، کراچی سے شائع ہو چکا ہے۔

اغاثۃ اللھفان یہ کتاب تزکیۂ نفس کے موضوع پر بہت اہمیت رکھتی ہے۔ اس کے علاوہ اس کتاب میں زیادہ تر "متزہدین" کے ان وسوسوں کا ذکر ہے جن کی بنا پر یہ حضرات نہایت خلوص کے ساتھ دین کے بعض امور میں تحریف کر گزرتے ہیں اور اُسے تقویٰ کا نام دیتے ہیں۔ حالانکہ قرآن و سنت میں تعبّدی حدود واضح کر دی گئی ہیں اور اُن کا اختیار کرنا ہی حقیقی تقویٰ ہے۔ وسوسے کو تقویٰ نہیں کہا جا سکتا۔ یہ تو ایک شیطانی جھانسہ ہے جس کی وجہ سے تصوف کا متقی آدمی شارع کی متعین کردہ حدودِ تعبّد کو تسلیم نہیں کرتا، بلکہ تحریف و بدعت کا دروازہ کھولتا ہے۔ اس کتاب میں اس قسم کے بے شمار وساوس کا ذکر ہے۔ اُن حیلوں کا بھی ذکر ہے جن کے ذریعے خواہشاتِ نفس کے پجاری اللہ تعالیٰ کی شریعت کو معطل کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔ اس کتاب میں "طلاقِ ثلاثہ" کے موضوع پر بہت عمدہ اور نفیس بحث کی ہے، اور جمہور کی رائے سے اختلاف کرتے ہوئے اس نتیجے پر پہنچے ہیں کہ بدعی طلاق واقع نہیں ہو گی، نیز ایک ہی مجلس میں دی ہوئی تین طلاقیں ایک ہی شمار ہوں گی۔

کتاب الروح یہ بڑی عجیب و غریب کتاب ہے۔ اس میں رُوح اور اس کی ماہیت پر بحث

کی گئی ہے۔ اس میں روح کے متعلق فلاسفر اور متکلمین کی آراء نقل کر کے ان پر نقد و تبصرہ کیا گیا ہے۔ بہت سے لوگوں کے ذاتی مشاہدات نقل کیے گئے ہیں۔ اکثر روایات علامۂ موصوف کے اس معیار سے فروتر ہیں جو احادیث اور روایات و آثار کو قبول کرنے کے لیے اُن کے ہاں پایا جاتا ہے۔ خصوصاً ابنؒ ابی الدنیاؒ کی مرویات کو عموماً بلا تبصرہ نقل کر دیا گیا ہے، حالانکہ ابن ابی الدنیاؒ کی روایات کے متعلق اہلِ علم اچھی طرح جانتے ہیں کہ ان میں سے اکثر قابلِ استناد نہیں۔ اپنی اس کتاب میں وہ "علامہ جلال الدین السیوطیؒ" (متوفی ۹۱۱ھ) دکھائی دیتے ہیں۔ برزخ کی زندگی اور عذابِ قبر کو بڑی تفصیل سے زیرِ بحث لاتے ہیں۔ یہ کتاب دکن اور مصر سے شائع ہو چکی ہے۔ ہماری نظر سے اس کا اُردو ترجمہ گزرا ہے۔

ابن قیمؒ کی دیگر کتب | مذکرہ کتب کے علاوہ ان کی مندرجہ ذیل کتابیں طبع ہو چکی ہیں:-

۱- اجتماع الجیوش الاسلامیہ	۱۰- روضۃ المحبین
۲- اغاثۃ اللھفان فی حکم طلاق الغضبان	۱۱- شفاء العلیل
	۱۲- طریق الھجرتین
۳- بدائع الفوائد	۱۳- عُدۃ الصابرین
۴- التبیان فی اقسام القرآن	۱۴- تھذیب السنن
۵- تحفۃ الودود	۱۵- الفوائد
۶- تفسیر المعوذتین	۱۶- الکافیۃ الشافیۃ
۷- جلاء الافھام	۱۷- مفتاح دار السعادۃ
۸- الجواب الکافی	۱۸- الرسالۃ التبوکیّۃ
۹- حادی الارواح	۱۹- کتاب الصلوٰۃ-

مراجع | اس موضوع پر چند کتبِ استفادہ یہ ہیں:-

۱- کتاب الرسالۃ	امام شافعیؒ	۳- حجۃ اللہ البالغۃ	امام شاہ ولی اللہؒ
	بتحقیق احمد محمد شاکرؒ	۴- منہاج السنۃ	امام ابن تیمیہؒ
۲- اختلاف الحدیث	امام شافعیؒ	۵- اعلام الموقعین	امام ابن قیمؒ

۶۔ الطرق الحکمیۃ	امام ابن تیمیہؒ	۱۸۔ البدایۃ والنہایۃ جلد ۱۳، ۱۴	امام ابن کثیرؒ
۷۔ کتاب الروح	”		
۸۔ اغاثۃ اللہفان	”	۱۹۔ طبقات الحنابلہ	ابن ابی یعلیٰؒ
۹۔ زاد المعاد	”	۲۰۔ الذیل علی طبقات الحنابلۃ	ابن رجبؒ
۱۰۔ مدارج السالکین	”	۲۱۔ مقدمہ تحفۃ الاحوذی	عبدالرحمٰن مبارکپوری
۱۱۔ موارد الظمآن	”	۲۲۔ تہذیب التہذیب	حافظ ابن حجرؒ
۱۲۔ ابن حزمؒ	پروفیسر ابوزہرہ	۲۳۔ تاریخ تفسیر ومفسرین	پروفیسر غلام احمد حریری
۱۳۔ احمدؒ بن حنبل	”	۲۴۔ معیار الحق	سید نذیر حسین دہلویؒ
۱۴۔ المنجد (حصہ اعلام)		۲۵۔ تاریخ ادب عربی (مترجم)	احمد حسن زیات
۱۵۔ تحریک حریت فکر اور شاہ ولی اللہ	مولانا محمد اسماعیل سلفیؒ	۲۶۔ LITRARY HISTORY OF ARABS	نکلسن
۱۶۔ ارشاد الفحول	امام شوکانیؒ	۲۷۔ COUNSEL FOR KINGS (صرف مقدمہ)	بگلے
۱۷۔ قول المفید	”		

(بقیہ تعزیرات اسلام)

فعل موجب قصاص تھا اور اس پر قصاص واجب ہو چکا تھا، جو معاف کرنے سے ساقط ہو گیا۔ لیکن صغیر اور مجنون کا فعل اس شخص کے فعل کے مانند نہیں ہے۔ لہٰذا قیاس باطل ہے[۱]۔

قتل خطاء کی دیت ۔ دفعہ ۲۷

جو دیت شبہ عمد کی ہے وہی قتل خطاء کی بھی ہو گی۔

تشریح:۔ شبہ عمد درحقیقت خطاء کی ایک قسم ہے اور قتل خطاء میں نقود کی صورت میں ایک ہزار دینار یا دس ہزار درہم دیت مقدرہ ہے[۲] جو عاقلہ پر مہلت کے ساتھ واجب الادا ہو گی اور مہلت کی تفصیل دفعہ ۲۴ میں گذر چکی ہے۔

۱؎۔ مکمل بحث دیکھیے اعلاء السنن جلد ۱۸ ص ۱۲۱ ۔ ۲؎ ہدایہ جلد ۴ ص ۵۸۵ ۔